21379-حلاج کون تھا

سوال

منصور حلاج کون ہے ؟

اور تاریخ اسلامی میں اس حالت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حلاج کا نام حسین بن منصور الحلاج اور کنیت ابو مغیث ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی کنیت ابو عبداللہ تھی ۔

اس نے واسط شہر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ تستر شہر میں پرورش پائی اور صوفیوں کی ایک جماعت کے ساتھ میل جول رکھا جن میں سھل تستری اور جنید اور ابو الحسن نوری وغیرہ شامل ہیں ۔

اس نے بہت سے ممالک کے سفر کیے جن میں مکہ ، خراسان شامل ہیں ، اور ھندوستان سے جادو کا علم حاصل کیا اور بالآخر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں پر قتل ہوا ۔

انڈیا میں جادو سیکھا اور یہ بہت ہی حیلے اور دھوکہ باز تھا ، لوگوں کو ان کی جہالت کی بنا پر بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہوگیا حتی کہ لوگوں نے سمجھنا شروع کردیا کہ یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا ولی ہے ۔

عام مستشرقین (وہ کافر جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں) کے ہاں یہ بہت مقبول ہے اور وہ اسے مظلوم سمجھتے ہیں کہ اسے قتل کردیا گیا ، اور اس کا سبب اس کا وہ عیسائی کلام اور تقریبا انہی کا عقیدہ ہے جس کا اعتقاد رکھتا تھا ، اس کے عقیدہ کا بیان آگے چل کر ذکر کیا جائے گا ۔

بغداد میں اسے زندیق اور کافر ہونے کی بنا پر جس کا اس نے خود بھی اقرار کیا تھا 309ھ میں قتل کردیا گیا ۔

اور اس وقت کے علماء کرام نے اس کے قتل پر اجماع کرلیا تھا کہ اس کے کفر اور زندیق ہونے کی بنا پر یہ واجب القتل ہے ۔

اب آپ کے سامنے اس کے بعض اقوال پیش کیے جاتے ہیں جن کی بنا وہ مرتد ہوکر واجب القتل ٹھرا :

1- نبوت کا دعوی :

اس نے نبوت کا دعوی کیا حتی کہ وہ اس سے بھی اوپر چلا گیا اور پھر وہ یہ دعوی کرنے لگا یہ وہ ہی اللہ ہے ، (نعوذ باللہ) تو وہ یہ کہا کرتا کہ میں اللہ ہوں ، اور اس نے اپنی ہو کو حکم دیا کہ وہ اسے سجدہ کرے تو اس نے جواب دیا کہ کیا غیر اللہ کو بھی سجدہ کیا جاتا ہے ؟

تو حلاج کہنے لگا ایک الہ آسمان میں ہے اور ایک الہ زمین میں ۔

2- حلول اور وحدت الوجود کا عقیدہ

حلاج حلول اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھتا تھا یعنی اللہ تعالی اس میں حلول کر گیا ہے تو وہ اور اللہ تعالی ایک ہی چیز بن گئے ہیں، اللہ تعالی اس جیسی خرافات سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

اور یہی وہ عقیدہ اور بات ہے جس نے حلاج کو مستشرقین نصاری کے ہاں مقبولیت سے نوازا اس لیے کہ اس نے ان کے اس عقیدہ حلول میں ان کی موافقت کی، وہ بھی تو یہی بات کہتے ہیں کہ اللہ تعالی عیسی علیہ السلام میں حلول کر گیا ہے۔

اور حلاج نے بھی اسی لیے لاھوت اور ناسوت والی بات کہی ہے جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں حلاج اپنے اشعار میں کہتا ہے :

پاک ہے وہ جس نے اپنے ناسوت کو روشن لاھوت کے راز سے ظاہر کیا پھر اپنی مخلوق میں کھانے اور پینے والا بن کر ظاہر ہوا۔

جب ابن خفیف رحمہ اللہ تعالی نے یہ اشعاد سنے تو کہنے لگے ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالی کی لعنت برسے، تو ان سے کہا گیا کہ یہ اشعار تو حلاج کے ہیں، تو ان کا جواب تھا کہ اگر اس کا یہ عقیدہ تھا تو وہ کافر ہے۔ اھ

3-قرآن جیسی کلام بنانے کا دعوی :

حلاج نے ایک قاری کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگا اس طرح کی کلام تو میں بھی بنا سکتا ہوں۔

4-کفریہ اشعار :

اس کے کچھ اشعار کا ترجمہ یہ ہے :

اللہ تعالی کے متعلق لوگوں کے بہت سارے عقیدے ہیں، میں بھی وہ سب عقیدے رکھتا ہوں جو پوری دنیا میں لوگوں نے اپنا رکھے ہیں۔

یہ اس کی ایک ایسی کلام ہے جس میں اس نے دنیا میں پائے جانے والے گمراہ فرقوں میں پائے جانے والے ہر قسم کے کفر کا اقرار اور اعتراف کیا ہے کہ اس کا بھی وہی کفریہ عقیدہ ہے، لیکن اس کے باوجود یہ ایک کلام ہے جس میں تناقض پایا جاتا ہے جسے صریحا عقل بھی تسلیم نہیں کرتی، تو یہ کیس ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں توحید اور شرک کا عقیدہ رکھا جائے یعنی وہ موحد بھی ہو اور مشرک بھی ؟

5-ارکان اور مبادیات اسلام کے مخالف کلام :

حلاج نے ایسی کلام کی جو کہ ارکان اور مبادیات اسلام کو باطل کر کے رکھ دیتی ہے یعنی نماز، روزہ اور حج اور زکاۃ کو ختم کر کے رکھ دے۔

6-مرنے کے بعد انبیاء کی روحوں کا مسئلہ :

اس کا کہنا تھا کہ انبیاء کے مرنے کے بعد ان کی روحیں ان کے صحابہ اور شاگردوں کے اجسام میں لوٹا دی جاتی ہیں، وہ کسی کو کہتا کہ تم نوح علیہ السلام اور دوسرے کو موسی علیہ السلام قرار دیتا اور کسی اور شخص کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

7-جب اسے قتل کے لیے لیجایا رہا تھا تو وہ اپنے دوست واحباب کو کہنے لگا تم اس سے خوف محسوس نہ کرو، بلاشبہ میں تیس روز بعد تمہارے پاس واپس آجاؤں گا، اسے قتل کر دیا گیا تو وہ کبھی بھی واپس نہ آسکا۔

توان اوراس جیسے دوسرے اقوال کی بنا پراس وقت کے علماء نے اجماعا اس کے کفراورزندیق ہونے کا فتوی صادر کیا، اوراسی فتوی کی وجہ سے اسے 309ھ میں بغداد کے اندر قتل کردیا گیا، اوراس طرح اکثر صوفی بھی اس کی مذمت کرتے اوریہ کہتے ہیں کہ وہ صوفیوں میں سے نہیں، مذمت کرنے والوں میں جنید، اورابوالقاسم شامل ہیں اورابوالقاسم نے انہیں اس رسالۃ جس میں صوفیاء کے اکثر مشائخ کا تذکرہ کیا ہے حلاج کوذکر نہیں کیا۔

اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں قاضی ابوعمر محمد بن یوسف مالکی رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں انہیں کی کوششوں سے مجلس طلب کی گئی اوراس میں اسے قتل کا مستحق قرار دیا گیا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ میں ابوعمر مالکی رحمہ اللہ تعالی کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے فیصلے بہت ہی زیادہ درست ہوتے اورانہوں نے ہی حسین بن منصورالحلاج کوقتل کیا۔ اھ دیکھیں البدایۃ والنھایۃ(172/11)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

جس نے بھی حلاج کے ان مقالات جیسا عقیدہ رکھا جن پروہ قتل ہوا تووہ شخص بالاتفاق کافراورمرتد ہے اس لیے کہ حلاج کومسلمانوں نے حلول اوراتحادوغیرہ کا عقیدہ رکھنے کی بنا پرقتل کیا تھا۔

جس طرح کہ زندیق اوراتحادی لوگ یہ کہتے ہیں مثلا حلاج یہ کہتا تھا کہ : : میں اللہ ہوں، اوراس کا یہ بھی قول ہے : ایک الہ آسمان میں ایک زمین میں ہے۔

اورحلاج کچھ خارق عادت چیزوں اورجادوکی کئی ایک اقسام کا مالک تھا اوراس کی طرف منسوب کئی ایک جادوکی کتب بھی پائی جاتی ہیں، تواجمالی طورتوامت مسلمہ میں اس کے اندرکوئی اختلاف نہیں کہ جس نے بھی یہ کہا کہ اللہ تعالی بشرمیں حلول کرجاتا اوراس میں متحد ہوجاتا ہے اوریا یہ کہ انسان الہ ہوسکتا ہے اوریہ معبودوں میں سے ہے تووہ کافر ہے اوراس کا قتل کرنا مباح ہے اوراسی بات پرحلاج کوبھی قتل کیا گیا تھا۔ اھ دیکھیں : مجموع الفتاوی (480/2)۔

اورایک جگہ پرشیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ کہا ہے کہ :

ہم مسلمان علماء میں سے کسی ایک عالم اورنہ ہی مشائخ میں سے کسی ایک شیخ کوبھی نہیں جانتے جس نے حلاج کا ذکرخیر کیا ہو، لیکن بعض لوگ اس کے متعلق خاموشی اختیارکرتے ہیں اس لیے کہ انہیں حلاج کے معاملے کا علم ہی نہیں۔ اھ دیکھیں مجموع الفتاوی (483/2)۔

معلومات میں مزیداستفادہ کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالی کی : تاریخ بغداد(141-112/8)

ابن جوزي رحمہ اللہ تعالی کی المنتظم(206-201/13)۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کی سیر اعلام النبلاء(354-313/14)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کی البدایۃ والنھایۃ(144-132/11)۔

اللہ تعالی ہی سیدھے راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ تعالی اعلم.